سوال

(65) قبر کی زیارت کو کس طرح جانا چاہیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبر کی زیارت کو کس طرح جانا چاہیے۔ اور پھول چادر باجہ وغیرہ باجہ بجا کرلے جانا جائز ہے یا نہیں؟ (عبد لحفیظ بنگلور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبر کی زیارت کو اس طرح جانا چاہیے۔ کہ نیت یہ کہ وہاں جا کر موت یاد کر کے عبرت حاصل کریں چادریں چڑھانا باجہ بجانا یہ سب خرافات ہیں اصل غرض کے بالکل مخالف عورتوں کا قبروں میں جانا حدیث شریف میں منع آیا ہے۔ (27 شعبان 1939ء)

تشریح

مردوں کے واسطے زیارت قبور بالاتفاق سنت ہے۔ اور عورتوں کی نسبت اختلاف ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک عورتوں کے لئے بھی زیارت قبور جائز ہو۔ رخصت ہے اور بعض علماء کے نزدیک مکروہ ہے۔ اور اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کی زیارت قبور کی نسبت حدیثیں مختلف آئی ہیں۔ جو اہل علم عورتوں کے لئے بھی زیارت قبور کو جائز بتاتے ہیں۔ ان کی پہلی زلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کو ایک قبر کے پاس روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ (رواہ البخاری) اور آپ نے اس کو قبر کے پاس بیٹھنے سے منع نہیں فرمایا۔ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو زیارت قبور سے منع کیا تھا۔ سو تم لوگ قبروں کی زیارت کرو۔ (رواہ مسلم) وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اجازت مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل ہے۔ 3۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بھائی عبد الرحمٰن کی قبر کی زیارت کی تو اُن سے کسی نے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو زیارت قبور سے منع نہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں منع کیا تھا (مگر) پھر ان کو زیارت قبور کا حکم کیا (رواہ الحاکم) اور 4۔ چوتھی دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ سے کہا کہ جب یا رسول اللہ جب میں قبروں کی زیارت کروں تو کیا کہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو قبروں کی زیارت کرے۔ تو کہہ السلام علی الدیار الحدیث (رواہ مسلم) اور 5 پانچویں دلیل یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر جمعے کو اپنے چچا حمزہ کی قبر کی زیارت کرتی تھیں۔ (رواہ الحاکم وھو امرسل) اور 6۔ چھٹی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے باپ ماں دونوں یا ایک کی قبر کی زیارت ہر جمعہ کو کیا کرے تو اس کی مغفرت کی جاوے گی۔ اور وہ بار لکھا جاوے گا۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان مرسلا) اور جو لوگ عورتوں کے لئے زیارت قبور کو مکروہ بتاتے ہیں۔ ان میں بعض مکروہ بکراہت تحریمی کہتے ہیں۔ اور بعض مکروہ بکراست تنزہیی۔ ان لوگوں کی 1 پہلی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے (اخرجہ الترمذی وصححہ) اور 2۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سامنے آتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ کہاں سے آتی ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس میت کی تعزیت کو گئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شاید تو جنازے کے ہمراہ کدیٰ یعنی قبرستان میں گئی تھی۔ انہوں نے کہا نہیں (اخرجہ احمد والحاکم وغیرہما) ان لوگوں کی یہی دو دلیلیں ہیں۔ علامہ قرطبی نے ان متعارض و مختلف احادیث کی جمع و توفیق میں جو مضمون لکھا ہے۔ اس کا خلاصہ (1) مجیب

نے جواب میں لکھ دیا ہے۔ اور علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اعتماد کے قابل ولائق بتایا ہے۔ اور بلاشبہ جمع و توفیق کی یہ صورت بہت اچھی ہے۔ کتبہ عبد الرحمٰن مبارک پوری۔ (فتاویٰ نزیریہ ج1ص405)

1۔ وھواھذا اگر عورت صابر ہے۔ اور اس سے کسی قسم کے فتنے کا خوف نہیں ہے۔ تو اس کے لئے گا ہے گا ہے زیارۃ قبور مطابق سنت کے جائز ورخصت ہے۔ اور اگر بے صبر ہے تو اس کے لئے جائز نہیں۔ (ملخص) (فتاویٰ نذیریہ ج1ص405)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص60

محدث فتویٰ